# تدریب المعلمین......ضرورت واہمیت

مفتی شکیل احمد

**تدریب المعلمین عصری اداروں میں:**......عصری تعلیمی اداروں میں یہ کام ٹیچر ٹریننگ کورسز (Teachers Training Course) کے نام سے ہورہا ہے، اوراسکے مختلف کورسز مختلف ناموں سے، مختلف مستویٰ کے اساتذہ کے لیے رائج ہیں، پی۔ٹی سی۔ٹی، بی ایڈ، ایم ایڈ، وغیرہ۔اوراسمیں باقاعدہ ایم فل اور پی۔ایچ۔ڈی کیا جارہا ہے۔ان کورسز کے بغیر اساتذہ کا تقرر نہیں ہوتا، اسی طرح یہ کورسز دیگر شعبوں میڈیکل، انجینئرنگ، بینکنگ، زراعت، واپڈا، افواج اور ٹیلی فون وغیرہ میں بھی ہوتے ہیں۔ بلکہ کسی نئے عہدے پرترقی ہوتی ہے تو نئے عہدے کا چارج سنبھالنے سے پہلے کورسز کروائے جاتے ہیں۔اور ہر جونیئر اپنے سینئر سے سیکھتا اور ترقی کرتا ہے۔

**اسلاف کی کاوشیں:**......ہمارے لیے باعث افتخار ہے کہ جہاں مسلمانوں نے ہر شعبہ میں تصانیف وتالیفات کے پھریرے لہرائے وہاں شعبہ تعلیم کو بھی اپنی صلاحیتوں سے جلابخشی، امام عبدالسلامؒ (۱۶۰ ہجری)، امام قابسیؒ (۳۱۳ ہجری)، علامہ ابن عبدالبرؒ (۳۶۸ ہجری)، شیخ زرنوجیؒ اور قاضی ابن جماعۃؒ (۶۳۹ ہجری) جیسی عبقری شخصیات نے تعلیم پر لکھا، امام سحنونؒ کی ''آداب المعلمین'' قاضی ابن جماعۃؒ کی ''السامع والمتکلم'' اس فن کے بیش بہا خزانے ہیں، امام غزالیؒ، امام ماوردیؒ، علامہ ابن خلدونؒ اور حضرت شاہ ولی اللہ دھلویؒ کی اس موضوع پر قابل قدر کاوشیں ہیں۔

**تدریب المعلمین پراکابر کا تحریری کام:**......ہمارے مدارس سے وابستہ حضرات علماء نے فن تدریس پر مختلف مضامین ومقالات لکھے ہیں، چنانچہ حضرت مولانا سید محمد میاں صاحبؒ کی ''طریقہ تعلیم'' کے نام سے مستقل کتاب ہے۔مولانا خیر محمد جالندھریؒ نے ''طریقہ تدریس'' کے عنوان سے لکھا، شیخ الحدیث مولانا نذیر احمد صاحبؒ نے ''امداد المدرسین'' کے نام سے رسالہ لکھا، شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ نے ''درس نظامی کی کتابیں کیسے پڑھائی جائیں'' کے عنوان سے رسالہ تحریر فرمایا، مولانا مفتی محمد مجاہد شہیدؒ نے ''قدوری وکنز کی تدریس'' اور برادرم ابن الحسن عباسی مدظلہ نے ''آپ تدریس کیسے کریں'' کے عنوان سے لکھا، شیخ الحدیث مولانا محمد نواز نقشبندی مدظلہ نے ''اصول تدریس'' مفتی غلام الرحمن صاحب مدظلہ نے ''صدائے عصر'' اور برادرم مفتی ذاکر حسن صاحب مدظلہ نے ''رہنمائے معلمین'' کے نام سے مفید کام کیا ہے۔

**تدریب المعلمین پر عملی کام:**......کچھ عرصہ سے موجودہ اکابر نے اس بات کی ضرورت محسوس کی کہ ''تدریب

المعلمین'' کے نام سے باقاعدہ کورسز ہونے چاہئیں۔ جس میں نئے اساتذہ کو پرانے اور کہنہ مشق اساتذہ سے سیکھنے مواقع فراہم کیے جائیں، چنانچہ وفاق المدارس کی مجلس عاملہ نے مری کے اجلاس (۱۹۹۹ء) میں اعلان کیا کہ وفاق المدارس چاروں صوبوں بشمول آزاد کشمیر کے مدارس کے اساتذہ کی فنی تربیت کے لیے پروگرام منعقد کرے گا۔ چانچہ اس کا آغاز تاخیر سے جامعہ عثمانیہ پشاور سے کیا گیا اور ۱۲، ۱۳، ۱۴ فروری ۲۰۰۸ء کو جامعہ عثمانیہ میں یہ پروگرام بڑی کامیابی سے انعقاد پذیر ہوا۔ اور اس کے محاضرات انکے ماہنامہ ''العصر'' میں چھپ چکے ہیں۔ اسکے بعد مزید پروگرام نہ ہو سکے۔ البتہ جامعہ دار العلوم الاسلامیہ لاہور نے مولانا مشرف علی صاحب مدظلہ کے زیر انتظام ۱۳، ۱۴ فروری ۲۰۱۰ء میں تدریب المعلمین کے نام سے ایک مفید پروگرام منعقد کیا۔ اور اسکے محاضرات بھی کتابی شکل میں چھپ چکے ہیں۔ شیخ الحدیث مولانا نواز صاحب مدظلہ ہر سال سالانہ تعطیلات میں اپنے جامعہ قادریہ حنفیہ ملتان میں یہ پروگرام کرواتے ہیں۔ جامعۃ الرشید کراچی کا ''۳۶ گھنٹوں کا تدریب المعلمین'' بھی مفصل تحریری شکل میں موجود ہے۔ ڈاکٹر محمد الغزالی مدظلہ نے لکھا ہے کہ ''مجھے یاد آتا ہے کہ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے اس کا خیال پیش کیا تھا (تدریب المعلمین لاہور صفحہ ۳۴) راقم کو یاد ہے کہ تقریباً ۲۰ سال قبل شیخ الحدیث مولانا نذیر احمد صاحبؒ، جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد میں تمام طلباء کرام اور اساتذہ کرام کے سامنے باقاعدہ مختلف علوم وفنون کی کتابوں کی عملی تدریس اور تقریر کر کے دکھاتے۔

**اسلام آباد میں تدریب المعلمین کورس:** ...... اسلام آباد کے علماء کرام نے اسی ضرورت کے پیش نظر اسلام آباد میں پروگرام منعقد کرنے کا فیصلہ کیا، اس پروگرام کے اصل محرک مولانا عبد الغفار صاحب مدظلہ نے ایک اجلاس بلایا جس میں مولانا ظہور احمد علوی صاحب، مولانا محمد نذیر فاروقی صاحب، مولانا عبد السلام صاحب، مولانا عبد الکریم صاحب، مولانا تنویر احمد علوی صاحب، مولانا منظور احمد صاحب مدظلہم اور راقم الحروف نے شرکت کی، اس اجلاس میں طے ہوا کہ اس پروگرام کے سرپرست مولانا ظہور احمد علوی صاحب مدظلہ ہونگے اور پروگرام بھی انکی عظیم دینی درسگاہ جامعہ محمدیہ اسلام آباد میں ہوگا، پھر اس کے بعد مسلسل مشاورتوں میں عناوین، شخصیات اور اخراجات کے حوالہ سے کافی غور ہوا۔ ان اکابر کی سرپرستی میں کام کرنے کیلئے مولانا تنویر احمد علوی، مولانا عبد القدوس محمدی، مولانا منظور احمد اور راقم الحروف پر مشتمل ایک ٹیم تشکیل دی گئی۔ اسلام آباد کے درجہ کتب کے تمام مدارس سے ایک سو شرکاء (اساتذہ) کا فیصلہ ہوا، اور ہر مدرسہ سے شرکاء کی تعداد کا تعین مدرسہ کے حجم کے اعتبار سے کیا گیا، بڑے مدارس سے زیادہ اور چھوٹے مدارس سے کم اساتذہ کا تعین کیا گیا اور تمام اخراجات بھی تمام مدارس پر ان کے شرکاء کی تعداد کے تناسب سے تقسیم کیے گئے اور یہ بھی فیصلہ ہوا کہ ابتدائی اور نئے اساتذہ کو شرکت کی زیادہ ضرورت ہے اور یہ کہ ششماہی امتحان اسلام آباد کے تمام مدارس میں ایک ہی وقت یعنی ۱۷ مارچ بروز ہفتہ تا ۲۲ مارچ جمعرات تک منعقد ہوا اور طلباء کرام کی تیاری کے ایام ۱۳، ۱۴، ۱۵ مارچ ۲۰۱۲ء بروز منگل، بدھ اور جمعرات کو پروگرام ہو، تاکہ طلبہ کی پڑھائی کا نقصان بھی نہ ہو اور اساتذہ کرام کی شرکت بھی بسہولت ہو سکے، عناوین کا تعین بھی ابتدائی اساتذہ کو سامنے رکھ کر کیا گیا، کیونکہ بڑے درجات کے اساتذہ تفسیر وحدیث پرانے اور کہنہ مشق ہوتے ہیں، انہیں اس کی ضرورت کم ہے۔

**محاضرات کا خلاصہ:**..... محاضرات کا خلاصہ پیش خدمت ہے، انشاءاللہ تمام محاضرات کو تحریری شکل میں شائع کیا جائے گا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نعت رسول مقبول ﷺ سے ہوا۔ مولانا ظہور احمد علوی مدظلہ نے پروگرام کا تعارف، ضرورت واہمیت پر بڑے مختصر، جاندار اور جامع انداز میں گفتگو فرمائی، اسکے بعد مولانا محمد نواز صاحب مدظلہ نے تعلیمی نفسیات پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا: تدریس کے دوران تدریسی عمل کو کامیاب بنانے کیلئے تعلیمی نفسیات کو سمجھنا اور انکی رعایت رکھنا بہت مفید بھی ہے اور انتہائی ضروری بھی، بچوں کی نفسیات کو سمجھنے کیلئے استاذ میں اجتہادی شان ہونی چاہیے۔ فن صرف کی تعلیم پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا! کہ فن صرف کی تدریس کیلئے دو گھنٹے ہونے چاہئیں، ایک گھنٹہ قوانین کا اور ایک گھنٹہ قوانین کے اجراء کا، صرف کا تاریخی پس منظر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں سب سے پہلی کتاب امام اعظم ابوحنیفہؒ کی ''المقصود'' ہے جس کی تین اہم شروح منصۂ شہود پر آچکی ہیں۔

حضرت مولانا جہانگیر صاحب مدظلہ نے ''رسول اللہ ﷺ کے طریقہ تدریس'' پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا! کہ آپ ﷺ کے طریقہ تدریس کی اہم خصوصیت، شفقت ومحبت اور ''جو کہا اس پر خود عمل کیا'' تھی۔ دوسرا محاضرہ ''جدید طرق تدریس'' سے متعلق تھا، مولانا نے فرمایا: کہ آج دنیا میں رائج تمام طرق تدریس کا، آنحضرت ﷺ کا طریقہ تدریس احاطہ کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے تفہیم کیلئے زمین پر نشانات لگائے جو آج بھی چودہ صدیوں بعد مختلف صورتوں میں رائج ہیں۔

مولانا ڈاکٹر جنید ہاشمی صاحب مدظلہ نے ''اصول تحقیق'' پر بحث کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام اصول تحقیق قرآن وسنت سے ثابت ہیں جیسا کہ اس آیت میں ''اذا جاء فاسق بنباء'' میں ہے، اصول حدیث اور فن رجال اسکا منہ بولتا ثبوت ہے۔

پہلے دن کے آخری محاضرہ ''اساتذہ کی ذمہ داریاں اور عصر حاضر'' پر گفتگو کرتے ہوئے مولانا زاہد الراشدی مدظلہ نے فرمایا! کہ عصر حاضر کے چیلنجز اور تحدیات سے واقفیت ایک عالم دین کی اہم ذمہ داری ہے اور عصر حاضر کا ایک بڑا چیلنج ''حقوق کی بحث'' ہے کہ بڑے بڑے اہم منصوص دینی اور شرعی احکام کو یہ کہہ کر رد کر دیا جاتا ہے کہ یہ بنیادی انسانی حقوق کے خلاف ہیں اور اسکی موجودہ حالات سے عالمی اور ملکی مثالوں سے دلنشیں انداز میں وضاحت فرمائی۔

دوسرے دن کا پہلا محاضرہ ''تعلیم فقہ'' تھا، اس پر شیخ الحدیث مولانا محمد زاہد صاحب نے بڑی وقیع اور موجودہ حالات کی ضرورت کے مطابق گفتگو فرمائی اور اس بات پر زور دیا کہ ان فنون پر متقدمین کی کتب سہل انداز میں ترتیب دی گئی ہیں۔ ان سے استفادہ اور انکا مطالعہ جہاں مسئلہ کی حقیقت اور تصویر کو واضح کریگا وہاں جدید شروح سے بھی مستغنی کر دے گا، اسکے لیے بدائع الصنائع اور مبسوط سرخسی کو مطالعہ میں رکھا جائے اور ابتدائی درجات (اولیٰ متوسطہ) میں کوئی اردو، جامع، سہل مسائل کی کتاب پڑھا دینا مختلف وجوہات سے بہت مفید ہے۔ جیسے بہشتی ثمر، تعلیم الاسلام اور نحو میں زمخشری کی ''المفصل'' بہترین کتاب ہے۔

''استاذ کی خود احتسابی'' پر مولانا جہانگیر محمود صاحب مدظلہ کی گفتگو بڑی دل نشیں تھی۔ مولانا نے استاذ کی خود احتسابی کے حوالے سے، ۳۷ سوالات ترتیب دیئے کہ وقتاً فوقتاً انکو سامنے رکھ کر استاذ کو اپنا احتساب خود کرتے رہنا چاہیے۔ صفات ایجابیہ کے حصول اور صفات سلبیہ سے اجتناب کی کوشش میں لگے رہنا چاہیے۔

دوسرے دن ظہر کے بعد کا آخری محاضرہ ''اداراتی نشوونما'' تھا جس پر مولانا حسین احمد صاحب مدظلہ نے بڑی خوش اسلوبی سے گفتگو فرمائی، مولانا نے مہتمم اور اساتذہ کرام کے باہمی رویے، اساتذہ اور طلبہ کرام کے درمیان انتظامی، تعلیمی روابط وتعلق کے حوالے سے بڑی اہم گفتگو کی۔

تیسرے دن کے پہلے محاضرہ ''تعلیم وتربیت کی اہمیت'' میں مولانا عبدالغفار صاحب مدظلہ نے اساتذہ کی تربیت پر زور دیا کہ تعلیم وتربیت باہم لازم وملزوم ہیں۔ مولانا نے ناسازی طبع کے باوجود بڑی مختصر، مفید اور جامع گفتگو فرمائی۔

''اسالیب الامتحان'' اور ''لغۃ عربیۃ'' کے حوالے سے برادرم مولانا ولی خاں المظفر مدظلہ نے گفتگو کرنا تھی، لیکن مولانا بعض گھریلو اعذار کی وجہ سے تشریف نہ لاسکے اور انکی نیابت میں محترم شیخ خالد الحجازی مدظلہ نے مفصل گفتگو فرمائی۔

مولانا ابن الحسن عباسی صاحب مدظلہ نے ''درس نظامی کی خصوصیات'' اور ''لغۃ عربیۃ'' دینی مدارس کے طریقہ تدریس کی نافعیت پر خوبصورت گفتگو فرمائی۔ مولانا نے فرمایا کہ عربی تکلم وسماعت اور عربی کتابت ہمارے اس خطہ کی ضرورت نہیں ہے، گو ایک جماعت ایسی ضرور ہونی چاہیے جو عربی تکلم اور کتابت سماعت پر مہارت رکھتی ہو۔ البتہ عربی دانی ہماری سب سے اہم ضرورت ہے۔ اور یہ مقصد ہمارے دینی مدارس بخوبی سرانجام دے رہے ہیں۔ مولانا کی تقریر سے بالخصوص نئے اساتذہ کے ذہنوں میں پیدا شدہ الجھنوں اور شبہات کا باخوبی ازالہ ہوگیا۔ تدریب کے حوالہ سے اکابر کی تحریری محنتوں کی بھی نشاندہی فرمائی۔

سینئر ڈاکٹر مولانا عبدالخالق پیرزادہ صاحب نے فرمایا: دینی تصلب اور ایمان کے ساتھ گہری وابستگی دینی مدارس کا طغرائے امتیاز ہے۔ مولانا نے اسکی نافعیت، جدید تعلیم کے مضرات، دینی وعصری تعلیم کے موازنہ اور درس نظامی کی نافعیت پر اپنے مخصوص انداز میں گفتگو فرمائی۔

تیسرے دن کی آخری نشست میں ''تعلیم اور تزکیہ واحسان'' کے عنوان سے مولانا مفتی محمود الحسن مسعودی مدظلہ نے درمندانہ گفتگو فرمائی۔ فرمایا کہ استاذ کیلئے باطنی پاکیزگی اور تزکیہ واحسان اصل الاصول ہے۔ ۱۵ مارچ ۲۰۱۲ء بروز جمعرات نماز عصر کے وقت یہ پروگرام بخیر وخوبی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔


تحفہ خاص
شفائے معدہ
(کورس)
جگر، معدہ اور آنتوں کی جامع الفوائد دوا

شفائے معدہ (کورس) سے معدہ کی تیزابیت، ورم معدہ، معدہ اور آنتوں کا زخم (السر)، آنتوں کی سوزش، ورم جگر، گردہ ومثانہ کی سوزش اور درد، بھوک کی کمی، معدہ کی جلن، بدہضمی، گیس ٹربل، گھبراہٹ، جسمانی دردیں اور دائمی قبض کا شفا بخش علاج

نوٹ: اگر آپ تندرست ہیں تب بھی یہ کورس کر لیجئے تاکہ بیماری سے بچا جاسکے (قیمتی تحفہ)

حکیم حافظ سید محمد احمد (لاہور)
042-38477326
0332-8477326